بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۵ امان ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء | نمبر ۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ میں یومِ پاکستان کی تقریب پُروقار طریق پر بہت اہتمام سے منائی گئی

محلہ جات کی مساجد میں پاکستان کی سالمیت و استحکام کیلئے اجتماعی طور پر خصوصی دعائیں مانگی گئیں

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی طرف سے خدام اور اطفال کے متعدد نمائشی میچوں کا اہتمام، شہر کی اہم عمارتوں اور مساجد پر چراغاں

ربوہ ــــ ۲۳ مارچ ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک مقامی انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام ربوہ میں یوم پاکستان پُروقار طریق پر بہت اہتمام سے منایا گیا۔ اُس روز مسجد اقصیٰ اور مسجد مبارک سمیت محلہ جات کی جملہ مساجد میں نمازِ فجر کے بعد پاکستان کی سالمیت و استحکام اور روز افزوں ترقی و خوشحالی کے لئے اجتماعی دعائیں ہوئیں جن میں اہلِ محلہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ ۲۲ اور ۲۳ مارچ کی درمیانی شب بعض محلوں کی مساجد میں خدام نے باجماعت نماز تہجد بھی ادا کی اور اُس میں وطنِ عزیز کی ہمہ جہتی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں۔ اُس روز جمعہ کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید اور جملہ دیگر ادارہ جات میں عام تعطیل رہی۔ شہر کی اہم عمارتوں پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ محلہ جات میں بہت سے لوگوں نے اپنے مکانوں پر بھی لوائے پاکستان لہرانے کا اہتمام کیا۔

بعد دوپہر نیز نماز عصر کے بعد تیسرے پہر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مختلف کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ چنانچہ خدام اور اطفال نے ربوہ کی مختلف گراؤنڈز میں جمع ہو کر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق فٹ بال، والی بال اور کرکٹ کے میچوں میں حصہ لیا اور کھیلوں کے میدانوں میں خوب رونق رہی۔

رات کو شہر کی اہم عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا چنانچہ مسجد اقصیٰ، مسجد مبارک، مسجد مہدی گولبازار نیز محلہ جات کی مساجد نیز صدر انجمن احمدیہ، تحریکِ جدید انجمن احمدیہ، وقفِ جدید انجمن احمدیہ، جامعہ احمدیہ، مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی کے دفاتر کی عمارتیں بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے رات گئے تک جگمگ جگمگ کرتی رہیں۔ محلوں میں بعض لوگوں نے بھی اپنے گھروں پر چراغاں کیا۔

زائرین مجلس مشاورت کیلئے ضروری اعلان

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کے زائرین کے لئے مشاورت ہال میں جگہ کی مناسبت سے محدود تعداد میں ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔

امراء صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و صدر صاحبان اِس بات کا اہتمام فرماویں کہ ان کے حلقوں سے محدود تعداد میں دوست بطور زائر تشریف لائیں تاکہ انہیں ٹکٹ داخلہ کے حصول میں دقت نہ ہو۔

جو دوست بطور زائر تشریف لا رہے ہوں وہ اپنے ہمراہ امیر صاحب جماعت یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق ضرور لائیں تاکہ تعارف میں آسانی رہے۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ مارچ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ

احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۳ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج ناسازیٔ طبع کے باوجود مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی ابتدائی چھ آیات کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے تخلیقِ کائنات اور اس کی ہر شئے میں پوشیدہ حکمتوں کی طرف اشارہ کر کے عبودیتِ کاملہ اور اس کے عملی تقاضوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور پھر دعا کی تعلیم دیکر قبولیتِ دعا کا حظ اُٹھانے کے لئے عبودیتِ کاملہ کو اُس کی پوری شرائط کے ساتھ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اِن آیات میں عبودیتِ کاملہ کے جن عملی تقاضوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے قبولیتِ دعا کی دس شرائط مستنبط ہوتی ہیں ان میں ہر دم اور ہر آن ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے، کائنات میں رونما ہونے والے تغیرات پر غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کرنے نیز ہجرت کے معنوی مفہوم کی رُو سے نفس اور اس کی خواہشات سے دُوری اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے مزید برآں جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اِن سب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ انسان سارے کا سارا خدا کا ہو جائے جسمانی لحاظ سے بھی اور قلبی و رُوحانی لحاظ سے بھی۔ جب انسان جسم اور اس کے جملہ قویٰ نیز رُوح اور اس کی جملہ استعدادوں کے ساتھ سارے کا سارا خدا کا ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کا فضل اِس رنگ میں نازل ہوتا ہے کہ قبولیتِ دعا کا حظ اُس کے لئے مقدّر کر دیا جاتا ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۶ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ
۲۵ امان ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفینِ حق کا نارو اندازِ فکر اور طرزِ عمل

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا اشارۃً ذکر فرمایا ہے کہ اس کے مبعوث کردہ ماموروں کے مخالفین چونکہ تعداد، قوت اور اثر و رسوخ میں اُن کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہوتے ہیں اس لئے وہ اپنے زعم میں مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کو اُن کے مقصد میں (جو تمام تر غلبۂ حق کی پُرامن کوششوں سے عبارت ہوتا ہے) ناکام کرنے کے لئے اندر ہی اندر سازشوں میں لگے رہتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ وہ اپنی ان ریشہ دوانیوں میں ضرور کامیاب رہیں گے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کو اُن کی ان سازشوں اور ریشہ دوانیوں کی کانوں کان خبر تک نہ ہوگی اور وہ بڑی خاموشی سے اندر ہی اندر اپنا کام کر جائیں گے۔

لیکن وہ اپنے اس ناروا اندازِ فکر اور طرزِ عمل کی وجہ سے بہت بڑی بھول میں ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ وہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کو تو اپنے خطرناک ارادوں اور خفیہ منصوبوں سے بے خبر رکھ سکتے ہیں لیکن جو کچھ ان کے سینوں میں ہوتا ہے اور اندر ہی اندر وہ جو کچھ کر رہے ہوتے ہیں اسے وہ خدا سے تو مخفی نہیں رکھ سکتے۔ ان کا ہر ارادہ اور ان کی ایک ایک حرکت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ہوتی ہے اور وہ انہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ انہیں اپنی سنّتِ قدیمہ کے مطابق ڈھیل پر ڈھیل دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑتا ہے تو بہت بُری طرح پکڑتا ہے اور وہ اُس کی پکڑ سے کسی صورت بچ نہیں سکتے۔ چنانچہ جب کفارِ مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے اور مسلمان ان کے ارادوں سے بے خبر تھے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کو مخاطب کر کے انہیں اُن کی اس نادانی سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ۖ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝

(الملک آیات ۱۴،۱۵)

ترجمہ:۔ اور (اے لوگو!) تم اپنی بات چھپا دو یا ظاہر کرو وہ (یعنی خدا) دلوں کی بات کو بھی خوب جانتا ہے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ جس نے پیدا کیا ہو وہی اندر کے حال نہ جانے حالانکہ وہ مخفی سے مخفی رازوں کا واقف اور بہت خبردار ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے خلاف خفیہ منصوبوں اور کارروائیوں سے باز نہ آنے کی صورت میں اُن کے ممکنہ انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

ءَأَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝ أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ۝

(الملک آیات ۱۷،۱۸)

ترجمہ:۔ کیا تم آسمان میں رہنے والی ہستی سے اس بات سے امن میں آگئے ہو کہ وہ تم کو دنیا میں ذلیل کر دے اور تم دیکھ لو کہ وہ (یعنی زمین) ہچکولے کھا رہی ہے (اور تم تباہی کے قریب ہو) کیا آسمان میں رہنے والی ہستی سے تم اس بات سے امن میں آگئے ہو کہ وہ تم پر پتھروں کا مینہ برسا دے سو (جس شکل میں بھی میرا عذاب نازل ہوگا) تم جان لو گے کہ میرا ڈرانا کیسا سخت تھا۔

اسی پر بس نہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں خفیہ منصوبوں اور کارروائیوں سے باز نہ آنے کی صورت میں عذاب کی ایک اور نوعیت سے آگاہ کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝ (الملک آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ کیا وہ ہستی جو تمہیں رزق دیتی ہے اگر اپنے رزق کو روک لے (تو کوئی ہے جو تم کو رزق دے؟) حقیقت یہ ہے کہ وہ سرکشی اور حق سے دُور بھاگنے (کی عادت) میں بہت بڑھ گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں زلزلوں، جنگوں اور قحط کی شکل میں آنے والے اور تباہی لانے والے عذابوں کا ذکر فرما کر کفارِ مکہ کو ان کے خفیہ منصوبوں اور کارروائیوں کے انجام سے ڈرایا اور پھر انہیں یہ باور کرانے کے لئے کہ ایسا ہونا عین ممکن ہے سابقہ قوموں کا انجام یاد دلایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝

(الملک آیت ۱۹)

ترجمہ:۔ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی رسولوں کو جھٹلایا تھا پھر انہوں نے دیکھا یا نہیں دیکھا (کہ) میرا عذاب کیسا سخت تھا۔

الغرض مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کے مخالفوں کی یہ بہت بڑی بھول ہوتی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کے خلاف اپنی خفیہ سازشوں اور منصوبوں میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کے ارادوں اور خفیہ کارستانیوں کی کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے گی۔ وہ یہ امر فراموش کر دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ جو اللطیف اور الخبیر اور علیم بذات الصدور ہے ان کی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے۔ وہ انہیں اپنے بھیجے ہوئے ماموروں اور حق پرستوں کے خلاف ان کی سازشوں میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

کوئی بتائے اگر کسی کے ستم پہ بھی ہم نے آہ کی ہے

یہ بے وفا بے ثبات دنیا فقیر کی ہے نہ شاہ کی ہے
گیا تہی دست ہی یہاں سے وہ جس نے بھی اس کی چاہ کی ہے

نہیں یہ ممکن ہٹا سکے اب کوئی ہمیں دینِ مصطفےٰ سے
کہ ہم کو حاصل پناہ ہر دم خدائے عالم پناہ کی ہے

یہ ارض و افلاک سب منوّر ہیں شاہِ لولاک کی ضیا سے
بساطِ عالم میں جگمگاہٹ نہ مہر سے ہے نہ ماہ کی ہے

سہا ہے سب کچھ خدا کی خاطر شہنشہِ دوسرا کی خاطر
کوئی بتائے اگر کسی کے ستم پہ بھی ہم نے آہ کی ہے

مخالفت کی یہ آندھیاں اور یہ ناتوانی یہ بے نوائی
جو زندہ ہیں ہم تو یہ کرامت اُسی کرم نگاہ کی ہے

ہے کام اپنا اشاعتِ دینِ خاتم الانبیاءؐ جہاں میں
ہوس ہمیں اقتدار کی ہے نہ دولت و عزّ و جاہ کی ہے

گزار لیں آؤ مل کے باہم کہ چند روزہ ہے زندگی یہ
چمن میں سب ایک ساتھ رہتے ہیں بات ساری نباہ کی ہے

جنوں تو کب کا سمجھ چکا ہے خرد کو بھی اعتراف ہے اب
کہ بزمِ کون و مکاں یہ تعبیر کلمۂ لا الٰہ کی ہے

میں یوں تو قائل تری عبادت کا بھی ہوں لیکن مجھے اے زاہد
نہیں بھروسہ عبادتوں پر امیدِ فضلِ الٰہ کی ہے

تجھے میسر نہ چین دن کو نہ رات کو ہے سکون حاصل
بتا تو صدیق مہربانی یہ تجھ پہ کس خیر خواہ کی ہے

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ
[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کرنے والا فتح نصیب جرنیل

حضرت مسیح موعودؑ کا آئندہ نسلوں کو گراں بارِ احسان رکھنے والا عظیم قلمی جہاد

محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل ربوہ

محکم کلام

ظاہر ہے کہ فقط کلام کرنا یا رطب و یابس لکھنا جیسے ناول نویس ناول لکھتے ہیں یا قصہ گو بے اصل قصے بیان کرتے ہیں کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ دلائل و شواہد نہ ہوں۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دلائل بھی دیئے جاتے جن کا رد کرنا کسی منکر اور مکذب کے لئے ممکن نہ ہوتا اور ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ آپ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ آپ کا کلام سچ اور دلائل پر مبنی ہے جنہیں کوئی عقل سلیم جھٹلا نہیں سکتی، اور کوئی صحیح علم اس کا مکذب نہیں ہو سکتا۔ اپنی بعض کتب کے ساتھ کئی کئی ہزار روپیہ کے انعام بھی لکھے ہیں۔ مثلاً آپ نے براہین احمدیہ تصنیف اور شائع فرمائی تو اس کے متعلق تمام اہل مذاہب کے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی رکھا کہ اگر وہ اس جیسے دلائل اپنی الہامی کتب سے لکھ کر لائیں یا ہمارے ہی دلائل کو توڑ کر دکھا دیں تو ہم ان کو دس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔ عربی زبان میں نور الحق لکھی تو عیسائیوں میں سے اس کا جواب لکھنے والوں کے لئے بھی پانچ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا۔ یا اعجاز احمدی (جو آدھی ایک عربی قصیدہ پر مشتمل ہے اور آدھی اردو میں ہے) کا جواب اگر علماء لکھ کر اس عرصہ کے اندر شائع کر دیں جس میں آپ نے لکھ کر اسے شائع کیا ہے تو انہیں دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا یا جیسے نشانات میں دکھلاتا ہوں اگر کوئی اور بھی روئے زمین پر ایسا شخص ہے جو ان جیسے نشانات دکھلا سکے تو اس کو بھی انعام دیا جائے گا لیکن باوجود ان ہزارہا روپیہ کے انعامات کے اعلانات کے اور بعض اوقات نقد روپیہ کی تھیلیاں دے کر بھی منکروں کے پاس آدمی بھیجے جاتے کہ وہ اپنے مذہب یا عقائد کی سچائی کا ثبوت نہ دے سکے اور اس طرح ان سب پر اسلام کی سچائی ثابت کر دی گئی۔

اعجازی کلام کا پھل

اس اعجازی کلام کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ ثمرہ بھی عطا فرمایا کہ آپ کو ایک فدائی جماعت بھی عطا فرما دی۔ جو اسلام کی سچائی کی صدق دل سے قائل ہو گئی۔ اور اس کے سب حکموں پر حتی الوسع عمل کرنے لگ گئی، اور اپنے آپ کو آئینہ کمالات اسلام بنا لیا اور اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے بھی اس نے اپنی جانیں، جوان اور اپنے مال و عزت قربان کرنے کا عہد کر لیا اور آپ کے لائے ہوئے دلائل کو ساری دنیا میں اپنی پوری طاقت سے پھیلانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ چاردانگ عالم میں اسلام کی صداقت کی منادی ہونے لگی۔ اور نیک طبیعتوں پر فرشتوں کا آنا ہوا۔ اور وہ اسلام کی مقدس چار دیواری کے اندر ہر قوم اور ہر ملک اور ہر رنگ اور ہر مذہب سے داخل ہو رہے ہیں اور دن بدن یہ سلسلہ روبہ ترقی ہے اور جلد ہی ایک ایسا دن چڑھنے کے آثار ظاہر ہو گئے ہیں۔ جس کے بعد تاریکی و ظلمت رخصت ہو جائے گی۔ اور وہ

نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

کا نقارہ بڑی شان سے بج جائے گا۔

دو شہادتیں

یہ دنیا اگرچہ دارالابتلاء ہے۔ اور سچی گواہی دینا بڑا مشکل کام ہے۔ لیکن مع ہذا خدا تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو فرعونیوں کے تسلط و رعب و دبدبہ کے باوجود بھی کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ اور ایسے ہی نیک بخت بندوں میں سے ایک جناب ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل امرتسر جو شہر ہندوؤں اور سکھوں کا گڑھ تھا اور جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوّلین سخت مخالف اور دشمن علماء بھی رہتے تھے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے متعلق ایک شہادت درج کی جاتی ہے جو چشم بصیرت رکھنے والوں کے لئے ایک آئینہ حق نما ہے۔ اور وہ یہ ہے

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے وہ ہرگز لوح قلب سے نسیاً منسیاً نہیں ہو سکتی ..... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گراں بار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے خاص خدمت انجام دی ہے ..... آخیر عمر تک برابر مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر صاف روشنی پڑتی ہے۔ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک کیوں نہ وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جا سکیں۔ فطرتی ذہانت، مشق و مہارت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک خاص شان پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذاہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کرتے تھے۔ تبلیغ و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا، ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں کہ مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہش محض اس طرح مذہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔"

۲۔ یو پی کے صادق الاخبار (ریواڑی) نے شہادت دی کہ:۔

"مرزا صاحب نے اپنی پُر زور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کر ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے۔ اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کما حقہ ادا کر کے خدمت دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی خُلَفَاءِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی ——— ایک عمدہ خلق

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مقیم گھانا (مغربی افریقہ)

(۲)

میزبانی اور مہمانی کے اصول

محبت اور پیار ۔ اصول سے بالا ہیں بالا ہی نہیں بلکہ بالاتر ۔ مگر شریعت نے کچھ اصول اور قوانین بھی بتائے ہیں ۔ اور ان کی حکمت یہ ہے کہ ان پر چل کر انسان ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے ۔ یہ سراسر ہمارے فائدہ اور معاشرہ کی فلاح و بہبود کے لئے ہی ہیں ۔

پہلا اصول تو اسی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ مہمان کو اتنا عرصہ نہ ٹھہرنا چاہئے کہ جس سے میزبان تنگ پڑ جائے ۔ حتی الوسع یہی کوشش کرے کہ جتنی جلدی ہو سکے وہ اپنا کام ختم کرے ۔ پھر اپنے گھر کی طرف عازم سفر ہو ۔ تین دن تک تو ٹھیک ہے ۔ اس کے بعد بہت ہی اشد مجبوری ہو تو قیام کرے ۔

دوسرا اصول یہ ہونا چاہئے کہ اگر کسی جگہ جانا ہے ۔ اور پہلے سے پروگرام ہے تو صاحب خانہ کو اطلاع بھی کر دی جائے ۔ یہ بھی اچھی بات ہے ۔ یکدم اچانک ہی مہمان بن جانے سے بعض اوقات میزبان کو دقت بھی پیش آ سکتی ہے ۔ اگر پہلے سے اطلاع ہو جائے تو میزبان کو انتظام کرنے میں سہولت ہوگی ۔ اور وہ ذہنی طور پر بھی تیار ہوگا ۔

تیسرا اصول ۔ یہ ہونا چاہئے کہ مہمان کو کوشش کرکے وقت پر ہی پہنچنا چاہئے ۔ بعض اوقات مہمان ایسے وقت میں آتے ہیں کہ ایک تو اطلاع نہیں دی ہوتی ، دوسرے رات کے وقت پہنچے ۔ پھر ان کی خاطر مدارات بھی صحیح طور پر نہ ہو سکی جس سے بعد میں وہ شاکی ہوتے ہیں ۔ تو اس سے بچنے کے لئے یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ مناسب وقت کے اندر ہی پہنچے ۔

چوتھا اصول ۔ میزبان حتی الوسع کوشش کرے کہ مہمان کی ہر ضرورت کا خیال رکھے ۔ اس کی دوسری روزمرہ کی ضروریات زندگی بھی جس قدر پوری کر سکتا ہو کرے ۔ مثلاً اگر کسی کو دودھ پینے کی عادت ہے تو اسے دودھ مہیا کر دے ۔ اسی طرح اور کئی قسم کی ضروریات ہوتی ہیں یا ان کی عادات کے مطابق مہمان نوازی کرے ۔

پانچواں اصول ۔ بعض اوقات انسان کو دعوت میں بلایا جاتا ہے ۔ بطور مہمان کے ۔ تو ضرور جانا چاہئے جب کوئی دعوت دے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دعوت قبول کرو ۔ اور رد نہ کرو ۔ کسی کی دل شکنی نہ کرو ۔ ہاں اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ دعوت پر تب جائے جب بلایا بھی گیا ہو ۔ بن بلائے مہمان بھی نہیں بننا چاہئے ۔ اس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک واقعہ ہے ۔ یہ واقعہ بخاری کتاب الاطعمہ میں ہے ۔

"ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ کی دعوت کی ۔ اور یہ بھی درخواست کی کہ آپ چار آدمی اپنے ساتھ اور بھی لیتے آویں ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو آپ کو معلوم ہوا کہ ایک پانچواں شخص بھی آپ کے ساتھ ہے ۔ جب گھر والا باہر نکلا ۔ تو آپ نے اس سے کہا یہ ایک آدمی ہے ۔ اگر چاہو تو یہ بھی آ جائے اور اگر چاہو تو اسے رخصت کر دو ۔ گھر والے نے کہا میں ان کی بھی دعوت کرتا ہوں یہ بھی اندر آ جائیں ۔"

گویا صاحب خانہ کی اجازت دعوت کے لئے بھی بہت ضروری ہے ۔ اجازت مل جائے پھر ضرور جانا چاہئے ۔ ورنہ "بن بلائے کے مہمان اچھے نہیں ہوتے" اس سے انسان کے وقار پر بھی دھبہ پڑتا ہے ۔ جو ایک مومن کی شایان شان نہیں ہے ۔

چھٹا اصول ۔ مہمان کو چاہئے کہ میزبان نے جو پیش کیا ہے ۔ اس پر ہی قناعت کرے اور پھر اس کا شکریہ بھی ادا کرے ۔ غیر ضروری اشیاء مانگ بلا وجہ میزبان پر بوجھ نہ ڈالا جائے ۔

حضرت امام مہدی اور مہمان نوازی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اس زمانہ میں اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام الامام المہدی نے دوبارہ زندہ کیا اور آپ بہترین نمونہ ہیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کے لحاظ سے آپ کے پاس بھی جو مہمان آتے خود ہی ان کی خدمت کرتے ۔ بعض اوقات ان کا سامان بھی خود اٹھا کر اندر رکھتے ۔ اور رات کو مہمانوں سے ان کی ضروریات کا پوچھتے اور مہمانوں کو بھی تاکید فرماتے کہ جس چیز کی ضرورت ہو بلا تکلف کہہ دیا کرو ۔ اور کارکنوں کو بھی ہدایت فرماتے کہ یہ مہمان ہیں ان کی خاطر تواضع کرو ۔ اور پھر اپنے اسوۂ حسنہ سے بھی ثابت کرتے کہ مہمان کی خدمت ایک اعلیٰ خلق ہے ۔ آپ کی مہمانی بھی وسیع تھی کہ ہندو ۔ سکھ یا عیسائی یا مسلمان کا امتیاز نہ تھا ۔ جو بھی آیا اس کی مہمانی آپ نے کی ۔

(۱) ایک مرتبہ منشی عبدالحق عیسائی آیا آپ نے منشی صاحب کو ارشاد فرمایا :۔

"آپ مہمان ہیں آپ کو جس چیز کی تکلیف ہو مجھے بے تکلف کہیں ۔ کیونکہ میں تو اندر رہتا ہوں اور نہیں معلوم ہوتا کہ کس کو کیا ضرورت ہے آج کل مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے بعض اوقات خادم بھی غفلت کر سکتے ہیں ۔ آپ اگر زبانی کہنا پسند نہ کریں تو مجھے لکھ کر بھیج دیا کریں ۔ مہمان نوازی تو میرا فرض ہے ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲)

انہی کے متعلق جماعت کو ہدایت فرمائی :۔

"یہ ہمارے مہمان ہیں تم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو ۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۱۲)

۲ ۔ اسی طرح ایک ہندو فقیر کوٹ کپورہ سے آیا ہوا تھا اس نے حضرت اقدس کو سلام کیا ۔ تو آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا ۔

"یہ ہمارا مہمان ہے اس کے کھانے کا انتظام بہت جلد کر دینا چاہیئے ۔" (صفحہ ۴۰۹)

۳ ۔ حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ۔

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت الفکر میں ...... لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی ۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا ۔ مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جاکر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی ۔ اور پھر اپنی جگہ جاکر بیٹھ گئے ۔ اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے ۔"

(سیرت المہدی حصہ اول)

۴ ۔ سیٹھی غلام نبی صاحب نے بیان کیا کہ

"...... ایک دفعہ میں معہ اہل و عیال قادیان آیا ... اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کے مکان میں رہتا تھا قریباً بارہ بجے رات کا وقت ہوگا کہ کسی نے دستک دی ۔ جب میں باہر آیا تو دیکھا کہ حضور ایک ہاتھ میں لوٹا ۔ اور گلاس اور ایک ہاتھ میں لیمپ لئے کھڑے ہیں فرمانے لگے کہ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے خیال کیا کہ بھائی صاحب کو بھی دے آؤں ۔" (سیرت المہدی حصہ سوم)

یہ تو صرف چند اقتباسات ہیں ورنہ اس عاشق رسول مہدی علیہ السلام کے بیشمار واقعات ہیں بعض اوقات آپ اپنا کھانا مہمانوں کے لئے بھجوا دیتے ۔ اور خود کچھ بھی نہ کھاتے اور ایک وقت وہ تھا کہ جب گھر کے لوگ آپ کی حقیقت کو نہ جانتے ہوئے بچے ہوئے ٹکڑے آپ کو پیش کرتے ۔ مگر آج وہ وقت ہے کہ لاکھوں آپ کے دسترخوان سے کھاتے ہیں

(باقی دیکھیں صفحہ ۲۶)

حضرت مسیح محمدی علیہ السلام کے ذریعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا ظہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ مغربی جرمنی

(۲)

قرآن کریم ہی کی برکت سے قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو وہ کشفی آنکھ عطا ہوئی کہ وہ فرشتوں سے ملاقاتیں کرنے لگ گئے اور اسی کے طفیل ان کو ایسی بصارت اور بصیرت ملی جو مکانی و زمانی دُوری سے کلیۃً بے نیاز تھی۔ ٹیلیویژن اس وقت نہیں تھا۔ نہ ہی چودہ سو سال قبل کے انسان کو اس کا ادنیٰ تصور ہو سکتا تھا مگر انوارِ قرآنیہ کی شعاعوں میں انہوں نے ایسے ایسے نظارے دیکھے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے عہدِ خلافت کا ایک واقعہ ہے۔ مسلمانوں کا لشکر حضرت ساریہ کی کمان میں مدینہ سے ہزاروں میل دور دشمن سے برسرِ پیکار ہے۔ جمعہ کا دن ہے۔ حضرت عمرؓ خلیفہ دوم خطبہ پڑھ رہے ہیں کہ یکایک میدانِ جنگ کا نقشہ آپؓ کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور آپؓ دیکھتے ہیں کہ دشمن کا پلہ بھاری ہو رہا ہے۔ آپؓ بلند آواز سے فرماتے ہیں:۔

"یا ساریۃ الجبل۔ یا ساریۃ الجبل!"

اور یہ فرمانے کے بعد حسب معمول خطبہ جاری رکھتے ہیں۔ صحابہؓ حیران ہیں کہ عمرؓ نے یہ کیا کہا۔ مگر چند دن کے بعد میدانِ جنگ سے قاصد فتح کے پیغام کے ساتھ یہ خبر دیتا ہے کہ گزشتہ جمعہ کو دشمن کا پلہ بھاری ہو رہا تھا اور قریب تھا کہ وہ ہم پر غالب آجاتا کہ عین ظہر کے وقت ہمارے کانوں میں امیر المومنین کی آواز پڑی۔

"یا ساریۃ الجبل! یا ساریۃ الجبل!"

اسی وقت ہم میدانِ جنگ کو چھوڑ کر پہاڑ کے دامن میں آگئے جس کے نتیجہ میں ہم نے دشمن پر غلبہ پایا۔

آج کل کا مادہ پرست انسان اس واقعہ کی صحت سے انکار کرے گا کیونکہ اس کی آنکھ اس قسم کے نظاروں سے کلی طور پر ناآشنا ہے۔ اس کی محدود عقل میں یہ بات نہیں سما سکتی کہ بغیر مادی اسباب کے انسان ایک دور کا نظارہ کیسے دیکھ سکتا ہے اور دور کی آواز کیسے سنی جا سکتی ہے۔

مگر جس خدا نے مادی اسباب کے بغیر اپنے بندے پر قرآن جیسی اکمل اور اتم کتاب نازل فرمائی جو ہستی بغیر مادی وسیلہ کے وسیع و عریض کائنات پیدا کرنے پر قادر ہے اور جس نے انسان جیسی پیچیدہ مخلوق کو پیدا کیا اس کی حکمت اور قدرت سے بعید نہیں کہ وہ ظاہری قانونِ قدرت سے بالا ایک منظر پیدا کر دے۔ یہی وہ سلسلۂ مکاشفات ہے جو قرآن کریم کی برکت اور لولاک لما خلقت الافلاک کی شان رکھنے والے پاک پیغمبر کی قوتِ قدسیہ کے طفیل امتِ مسلمہ کے خواص میں اب تک جاری ہے۔

موجودہ زمانہ میں اس قسم کے مکاشفات اور رؤیا صالحہ کا سلسلہ زمانہ کے مامور اور محمدی حقیقت کے مظہرِ ثانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے وجود اور آپ کی قائم کردہ جماعت کے اندر ایک خاص امتیازی شان کے ساتھ دیکھنے میں آرہا ہے۔ بلکہ جیسا کہ سلسلہ کے موجودہ امام اور خلیفہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطاب میں فرمایا۔

"جماعت کا کوئی گھرانہ ایسا نہ ہوگا جس نے سچی خواب اور رؤیا صالحہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی خارق عادت قدرت کا کوئی نہ کوئی نظارہ مشاہدہ نہ کیا ہو۔"

یہ ایک ایسا طرۂ امتیاز ہے جو جہاں جماعت احمدیہ کو اسلام کے دوسرے فرقوں سے ممتاز کرتا ہے وہاں اس کے صراطِ مستقیم پر قائم ہونے کی زبردست دلیل ہے۔ ذیل میں نمونہ کے طور پر چند ایسے واقعات بیان کئے جاتے ہیں جن سے اس بیان کی صداقت واضح ہو جاتی ہے۔

سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک کشف بیان کیا جاتا ہے جو اپنی ذات میں بالکل ایک معمولی سا واقعہ ہے لیکن جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ایسے نظارے دکھا سکتا ہے جو انسانی طاقت سے بہت بالا اس کی لامحدود قدرتوں کا مظہر ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ضلع سیالکوٹ میں ایک شخص سہج رام نامی ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا۔ اور آپ سے ہمیشہ مذہبی بحث کیا کرتا تھا اور دین اسلام سے فطرتاً ایک بغض اور کینہ رکھتا تھا۔ بعد میں وہ سیالکوٹ سے تبدیل ہو کر امرتسر آگیا۔ ایک دن آپ اپنے چوبارہ میں عصر کے وقت قرآن شریف کی تلاوت فرما رہے تھے کہ آپ پر کشفی حالت طاری ہو گئی۔ آپ دیکھتے ہیں کہ وہی سہج رام سیاہ لباس پہنے عاجزی کرنے والوں کی طرح دانت نکالے ہوئے آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ مجھ پر رحم کرا دو۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں اسے کہتا ہوں۔ اب رحم کا وقت نہیں اور ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ وہ شخص اسی وقت فوت ہو گیا ہے۔

آپ یہ منظر دیکھنے کے بعد نیچے اترے تو آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب جو انہی دنوں تحصیلداری کا امتحان پاس کر کے آئے تھے چھ سات آدمیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اور انہی کی ملازمت کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔ آپ نے انہیں کہا کہ پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو وہ عہدہ بھی عمدہ ہے۔

ان سب نے آپ کی بات پر زور سے قہقہہ لگایا اور کہا کیوں چنگے بھلے کو مارتے ہو۔ اس سے دوسرے یا تیسرے دن خبر آگئی کہ سہج رام ناگہانی موت سے اس دنیا سے گزر گیا اور معلوم ہوا کہ اس کی موت اور بانیٔ سلسلہ کے کشف دیکھنے کا وقت ایک ہی تھا۔

ایک اور کشف وہ ہے جس میں آپ نے ایک ایسا نظارہ دیکھا جس کے حقیقت بننے کیلئے ایک عرصہ درکار تھا اور وہ کشفی نظارہ یہ تھا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے رنگ سفید تھے۔"

آپ نے اس کشف کی یہ تعبیر فرمائی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔

یہ اس وقت کا کشف ہے جب آپ کو جماعت کی بنیاد رکھے ابھی دو سال بھی نہیں ہوئے تھے اور بہت تھوڑے سے لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ پھر آپ کی مخالفت اس

سے ہو رہی تھی اور حکومتِ وقت اور عوام کو آپ کے خلاف اس قدر اکسایا جا رہا تھا کہ آپ اور آپ کی جماعت کی بقا معرضِ خطر میں پڑی ہوئی تھی لیکن ایسے حالات میں آپ کی روحانی آنکھ جغرافیائی حدود کو پھلانگتی ہوئی اور مستقبل کے پردوں کو چاک کرتی ہوئی ایک ایسے شہر میں جا رکتی ہے جو مادی۔ اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے دنیا کا مرکز بنا ہوا ہے اور ایک ایسا نظارہ دیکھتی ہے جس کی ظاہری تکمیل کے لئے بے پناہ وسائل کی ضرورت تھی جو آپ کو میسر نہیں تھے مگر پھر بھی آپ کو اس نظارہ دکھانے والے کی قدرت پر ایسا یقین تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ جس سے مراد آپ کی یہ تھی کہ وہ لوگ آپ کی تحریرات کے ذریعہ دولتِ اسلام سے حصہ لیں گے۔

آج کتنے ہی سفید فام انگریز اور دوسرے یورپی باشندے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کر کے آپ کی رؤیا کی صداقت ظاہر کر چکے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے یورپی نومسلموں کو پرندوں کی شکل میں دیکھا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آپ کا یہ کشفی نظارہ اس وقت حقیقت بنے گا جب ہوائی جہاز کی سہولتیں میسر آجائیں گی اور وہ لوگ پرندوں کی طرح پرواز کر جائیں گے۔ بقیہ

یہی نظارہ ہر سال جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر دیکھنے میں آتا ہے جبکہ بیسیوں یورپین اور امریکن احمدی ربوہ میں آکر اس روحانی اجتماع میں شریک ہوتے اور چند دن اس کی برکات سے متمتع ہونے کے بعد واپس اپنے اپنے ملکوں میں چلے جاتے ہیں۔

بعض اوقات خدا تعالیٰ کا نبی ایک نظارہ دیکھتا ہے اور وہ اس کے کسی نائب یا خلیفہ کے وجود میں پورا ہو جاتا ہے جیسے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھوں میں قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔ ان سے مراد ان حکومتوں کا اسلام کے زیر اقتدار آنا تھا اور یہ تعبیر آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے خلفاء کے وجود میں ظاہر ہوئی۔ اسی طرح حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کشف لفظی طور پر بھی پہلی بار اسی وقت پورا ہوا جب آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب لندن ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور وہاں حقیقی اسلام کے موضوع پر آپؐ کی ایک تقریر کا انگریزی ترجمہ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھ کر سنایا پھر دوسری بار آپؑ کے موجودہ خلیفہ اور امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں بھی پورا ہوا جب آپ نے ۱۹۶۷ء میں لندن کے وانڈز ورتھ ہال میں اہل برطانیہ اور یورپ کو انتباہ کیا تھا کہ اگر وہ ایمان نہیں لائیں گے تو ایک بہت بڑی آفت ان کو تباہ کرنے کے لئے تیار کھڑی ہے اور پھر گزشتہ سال اسی شہر لندن میں کسر صلیب پر ہونے والی عالمی کانفرنس میں صداقت اسلام پر خطاب فرما کر اس کشف کو تیسری بار پورا فرمایا۔

یہ وہ نعمت عظمیٰ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کی بدولت امت مسلمہ کو ملی ہے اور یہ اسی بحر بیکنار کا ایک قطرہ ہے جو موجودہ زمانہ میں آپ کے ہی ایک روحانی فرزند کے قلب صافی میں سے دریا بن کر ایک عالم کو سیراب کر رہا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

؎ ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

آؤ اور اس چشمۂ محمدی سے آب حیات پی کر اپنے آپ کو سیراب کرو کہ اسی میں ساری دنیا کی روحانی پیاس کا مکمل سامان موجود ہے۔

مہمان نوازی بقیہ صفحہ (۴)

وہ لوگ جو دنیا کے کسی خطہ میں بھی کیوں نہ آباد ہوں۔ افریقہ ہو، چاہے امریکہ، یورپ ہو یا جزائر ہوں۔ مسیح کا لنگر آج بھی جاری ہے اور بے شمار لاکھوں کی تعداد میں اس لنگر مسیح سے لوگ فیضیاب ہو رہے ہیں اور ان کی مہمان نوازی کی جا رہی ہے جیسا کہ آپ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے ؎

لفاظات الموائد کان اکلی
وصرت الیوم مطعام الاھالی

کسی جگہ جلسہ ہو۔ کسی جگہ کانفرنس ہو کسی جگہ کوئی میٹنگ ہو۔ خواہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہوں یا لاکھوں کی تعداد میں مسیح کا لنگر اور مہمانوں کی مہمان نوازی ہو رہی ہے اور مجال ہے کہ کسی کو شکوہ بھی پیدا ہو۔

خصوصاً ان ایام ربوہ کے، جب جلسہ سالانہ قریب ہو۔ ہر گھر کا ہر فرد ایک عجیب تیاری میں مصروف ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان آرہے ہیں۔ بڑے تو بڑے چھوٹے چھوٹے بچے بھی بہت خوش اور مسرور نظر آتے ہیں۔ جونہی جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیاں لگیں۔ بچے بڑھ چڑھ کر خدمت کا حق ادا کرتے ہیں اور اس موقعہ پر آئے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں دن رات لگا دیتے ہیں عجیب سماں ہوتا ہے کہ جب یہ ننھے ننھے معصوم بچے سردی کی راتوں میں مہمانان مسیح موعودؑ کے لئے روٹی پکوائی یا سالن پکوائی پر ڈیوٹی دیتے ہیں وہ عجیب منظر ہوتا ہے نہ انہیں نیند کا خیال نہ آرام کا خیال۔ اگر خیال ہے تو بس یہی کہ کھانا تیار ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو بروقت کھانا مل جائے ـــــ اور پھر بعض چھوٹے چھوٹے بچے گھر میں آئے ہوئے مہمانوں کے لئے جب کھانا لاتے ہیں تو وہ بھی ایک عجیب روحانی منظر ہوتا ہے

اس موقعہ پر بھی کوئی مذہبی یا قومی امتیاز نہیں ہوتا۔ مسیح علیہ السلام کا لنگر ہر شخص کے لئے جاری ہے اور پھر آج یہ سعادت اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو بخشی ہے کہ مستقل ایک لنگر خانہ ربوہ دارالہجرت میں موجود ہے جس کے موجودہ نگران مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ہیں۔

اس لنگر کے دروازے ہر وقت مہمانوں کے لئے کھلے رہتے ہیں۔ کسی وقت بھی کوئی آ جائے تو وہ آرام پاتا ہے اور اپنا گھر سمجھتا بلکہ اپنے گھر سے بھی کہیں زیادہ آرام پاتا ہے اور جلسہ سالانہ کے بعد تو ربوہ کا ہر فرد مہمانوں کے واپس چلے جانے کی وجہ سے غمگین غمگین اور افسردہ معلوم ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ مہمان اپنے ساتھ ساری رونقیں بھی سمیٹ کر چلے گئے ہیں۔ ان ایام میں مہمان نوازی پر غیر از جماعت دوست بھی خوب متاثر ہوتے ہیں اور وہ دل میں یہ سوچتے ہیں کہ یارب یہ عاشق کس بستی کے بسنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عمدہ خلق کو اپنانے اور خدمت نوع انسان کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی امتیازی شان ـــ پابندیٔ عہد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) "جب منہ سے وعدہ کرو تو پھر خواہ کچھ ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کرنے سے دریغ نہ کرو۔"

(۲) "مومن کا قول اور عمل برابر ہونا چاہیئے۔ غیر مومن جو کہتا ہے ضروری نہیں کہ اسے پورا بھی کرے۔ لیکن مومن جو کچھ وعدہ کرتا ہے اسے سنجیدگی کے ساتھ سو فیصدی پورا کرتا ہے۔"

تحریک جدید کے مجاہدین کو چاہیئے کہ اپنے بقایا جات مذکورہ بالا ارشادات کی روشنی میں جلد سے جلد ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو!

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرۃ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہے۔

اول، دوم اور سوم آنے والوں کو دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے دیئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم پانچ فل سکیپ صفحات پر مشتمل اور ۳۱ جولائی ۱۹۷۹ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ پہنچ جانا چاہیئے۔

پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

امسال خدام الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان یکم جون ۱۹۷۹ء کو ہو رہا ہے۔ فلاسفی کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی جان شیخ امتیاز رسول صاحب کراچی میں فالج کے شدید حملہ کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ممتاز رسول ۲/۲ دارالعلوم غربی ربوہ)

قائدین اضلاع بمعہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کے لئے خصوصی کوشش فرماویں

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیّت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۰۰۲

مَیں چوہدری غلام رسول ولد چوہدری بوٹے خان صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۸۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷۸/۱ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زرعی اراضی ۱۱- ایکڑ ایک کنال

مالیت -/۶۶۷۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زراعت (بحصہ رسدی) ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیّت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیّت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

العبد۔ چوہدری غلام رسول صابو بھڈیار P.O سوکن ونڈ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ ظہور احمد سیکرٹری مال صابو بھڈیار سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد شفیع ولد غلام رسول (پسر موصی) صابو بھڈیار سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۰۰۴

مَیں فتح محمد ولد چوہدری دولت خانصاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کالیکے ناگرہ تحصیل سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷۸/۱۲ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- زرعی اراضی چاہی ۳ ایکڑ واقع کالیکے ناگرے مالیتی -/۳۹۰۰۰ روپے

۲- ایک مکان مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے

۳- دو عدد راس بھینس -/۳۰۰۰ "

۴- ۲۰۰ عدد بھیڑیں -/۳۰۰۰ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت کاشتکاری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیّت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ فتح محمد ولد چوہدری دولت خانصاحب کالیکے ناگرے P.O آدم کے ناگرے ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ نور احمد صدر جماعت احمدیہ کالیکے ناگرے۔ سیالکوٹ۔

گواہ شد۔ محمد صدیق ناصر سیکرٹری مال کالیکے ناگرے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۴۰۰۵

مَیں ظہور الٰہی بشیر ولد مولانا فضل الٰہی بشیر قوم چیمہ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷۸/۱ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا جیب خرچ ماہوار -/۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیّت تاریخ تحریر وصیّت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیّت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ ظہور الٰہی بشیر دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ احسان الحق پرویز وصیت ۲۲۳۸۰ دار الرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ عبد الباری قیوم وصیّت ۱۶۹۲۱ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۴۰۰۶

مَیں حامد منصور ولد عبد الحمید آصف صاحب قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد شہر ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۷۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا ماہوار جیب خرچ اس وقت -/۲۰ روپے ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیّت سے نافذ فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیّت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ حامد منصور کوارٹر ۱۹ بلاک نمبر ۱۳ کوہ نور نگر۔ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ مقبول احمد ذبیح وصیّت ۱۲۱۶۹ دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد۔ عبد الحمید خان ولد چوہدری عبد اللطیف خانصاحب کا ٹھگڑھی۔ دار العلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۴۰۰۸

مَیں ریٹائرڈ رسالدار محمد شریف ولد نور الدین صاحب نمبردار قوم جٹ وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۷۸/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی زمین ۱۲ کنال مالیتی -/۹۰۰۰ روپے

۲- مکان اور حویلی نیم پختہ اور بھینس قیمت -/۱۵۰۰۰ "

۳ ٹیوب ویل ملکیت ۱/۲ حصہ قیمت ۱/۲ حصہ -/۸۰۰۰

۳۲۰۰۰

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیّت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے آمد بصورت زرعی زمین و ٹیوب ویل سالانہ -/۱۰۰۰ روپیہ۔ مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیّت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیّت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ ریٹائرڈ رسالدار محمد شریف سکنہ مانگا P.O بھلورہ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ عبد الکریم صدر جماعت احمدیہ مانگا ضلع سیالکوٹ

گواہ شد۔ منور محمود کاہلوں سیکرٹری مال مانگا ضلع سیالکوٹ۔

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ ان دنوں بہت بیمار ہیں۔ ہاتھ پاؤں پر ورم ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد نواز مومن کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲- میری والدہ بہت دنوں سے سر میں شدید درد، چکر اور نیند نہ آنے کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف کارکن بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذوالفقار علی بھٹو کی نظرِ ثانی کی درخواست مسترد — سزائے موت برقرار

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلہ میں درخواست کو متفقہ طور پر مسترد کیا ہے

راولپنڈی ۲۴ مارچ۔ سپریم کورٹ نے ذوالفقار علی بھٹو کی نظرِ ثانی کی درخواست متفقہ طور پر مسترد کر دی ہے۔ یہ درخواست نواب محمد احمد خان قتل کیس کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے اُس فیصلہ پر نظرِ ثانی کے لئے پیش کی گئی تھی جس میں ہائی کورٹ کے فیصلہ میں دی گئی سزائے موت کو بحال رکھا گیا تھا۔

چیف جسٹس آف پاکستان جناب جسٹس شیخ انوار الحق نے آج نظرِ ثانی کی درخواست پر فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ نظرِ ثانی کی درخواست متفقہ طور پر مسترد کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ فیصلہ مسٹر جسٹس محمد اکرم نے لکھا ہے جس میں مسٹر جسٹس دراب پٹیل کا ایک نوٹ بھی شامل ہے جس میں انہوں نے نظرِ ثانی کی اپیل کو مسترد کرنے کے حق میں اپنے دلائل درج کئے ہیں۔

سپریم کورٹ کا فیصلہ ۱۵۳ صفحات پر مشتمل ہے اس میں جج صاحبان نے لکھا ہے کہ وکیلِ صفائی نے نظرِ ثانی کے حق میں جو طویل معروضات پیش کی ہیں ان کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ان معروضات میں انہی نکات کو دوبارہ اُٹھانے کی کوشش کی گئی ہے جن پر یہ عدالت ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی سماعت کے دوران پہلے ہی تفصیلی غور کر چکی ہے۔ وکیلِ صفائی نے سپریم کورٹ کے فیصلہ میں جن خامیوں اور غلطیوں کی نشان دہی کی ہے وہ کسی اہمیت کی حامل نہیں ہیں اور نظرِ ثانی کے دائرۂ کار میں نہ آنے کی وجہ سے فیصلہ پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ چونکہ یہ اپیل بے اثر رہی ہے اِس لئے اِسے مسترد کیا جاتا ہے۔

درخواست کو متفقہ طور پر مسترد کرتے ہوئے فیصلہ میں اِس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ انتظامیہ رحم کے سلسلہ میں اپنے اختیارات استعمال کرتے وقت وکیلِ صفائی کے پیش کردہ نکات پر غور کر سکتی ہے۔

درخواستِ دُعا

کراچی ۲۴ مارچ۔ محترم قیس مینائی صاحب مختلف عوارض کی وجہ سے عرصہ سے بہت بیمار ہیں۔ بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آجکل بیماری بہت شدت پکڑ گئی ہے اور آپ کی طبیعت بہت زیادہ ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہر حال آپ کو ادا کرنے چاہئیں۔"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

جائداد کی خرید و فروخت کرتے وقت ہم سے مشورہ حاصل کر لیجئے انشاءاللہ آپ کو فائدہ ہوگا۔

انیس اسٹیٹس

اقصیٰ روڈ گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چند نئی مطبوعات

چند نئی مطبوعات جو اچھے کاغذ اور معیاری طباعت کے ساتھ اصل لاگت پر فروخت کی جاتی اور جماعت کی لائبریریوں کے لئے نصف قیمت پر مہیا کی جاتی ہیں یہ ہیں:۔

۱۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم مجلد
۲۔ مسیح ہندوستان میں
۳۔ اسلامی اصول کی فلاسفی
۴۔ مسیح کی صلیب سے نجات
(جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی انگریزی کتاب
DELIVERENCE FROM THE CROSS
کا ترجمہ ہے)
۵۔ مسیح کشمیر میں
۶۔ حضرت مسیح ابن مریمؑ کا رفع الی اللہ
۷۔ حضرت باوا گورونانک کی دوسری شادی

ان کے علاوہ سلسلہ کی دیگر کتب۔

(نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ضروری اعلان

(۱) احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن سے قبل ازیں جن خوبصورت قطعات "محاسنِ قرآن" کا مطالبہ کیا گیا تھا مگر بوجہ سٹاک ختم ہونے کے سبب نظارت کو معذرت کرنا پڑی تھی وہ اب اپنی ضرورت کے مطابق دس قطعات کے وہ سیٹ بعوض مبلغ چھ روپے فی سیٹ منگوا سکتے ہیں کیونکہ محدود تعداد میں یہ سیٹ ہمیں دستیاب ہو گئے ہیں۔

(۲) جماعتِ احمدیہ کے عقائد چارٹ کی شکل میں عمدہ مضبوط اور دیدہ زیب کاغذ پر جو نظارت ہذا نے طبع کرائے تھے بعوض پچاس پیسے فی چارٹ تاحال دستیاب ہیں احباب جلد اپنے مطالبات بھجوا دیں تا کہ ختم ہو جانے پر دوسری بار طباعت کا انتظار نہ کرنا پڑے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

ربوہ میں ٹمبر کی نئی دُکان — افغان ٹمبر ورکس

دروازے، کھڑکیاں، روشندان، میز، کرسیاں، صوفہ سیٹ، پلنگ، ڈائننگ چیئرز، ڈائننگ ٹیبل، بالے، شہتیر مناسب دام پر ہم سے بنوائیں۔

حبیب اللہ خان (ابن خان میر خان صاحب مرحوم) فیکٹری ایریا نزد ریلوے کراسنگ

قیمتی جانوروں کی حفاظت کیجئے

چونکہ اپھارہ کا موسم آ چکا ہے ہماری تیار کردہ اپھارہ روک کی صرف ایک پڑیا بوقتِ ضرورت جانور کے مُنہ میں ڈالتے ہی بفضل اللہ تعالیٰ اپھارہ غائب۔ نیز جانوروں کی دوسری خطرناک بیماریوں کے تسلی بخش علاج اور مشورہ کے لئے تشریف لاویں۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد
صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار ربوہ

وسّع مکانک

دار الشکر۔ الوقار۔ طاہر آباد۔ نصرت آباد اور الباسط ربوہ کی اضافی بستیوں میں تجارتی و سکنی پلاٹس کی خرید کے لئے اپنے قابلِ اعتماد، پُرخلوص ادارہ کو خدمت کا موقع دیں۔

مرزا عبدالسمیع
ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز
چوک رحمت بازار ربوہ فون نمبر ۵۲۲